”سود کیا ہے“

What is Sood, Interest, Ar-Riba?

مؤلف: عبدالکریم اثری**

ناشر: انجمن اشاعتِ اسلام ٹھٹھہ عالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین

تعارف وتبصرہ: محمد انور عباسی

Introduction & Comments by Muhammad Anwar Abbasi

Compiled by: Rana Ammar Mazhar

**: Imam Jamia Masjid Ahle-Hadith, Jinnah Street, Gujrat, Punjab, Pakistan

المحتويات فہرست Contents

عنوان صفحہ شمار

”سود کیا ہے“ 4
مؤلف: عبدالکریم اثری 4
ناشر: انجمن اشاعتِ اسلام ٹھٹھہ عالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین 4
تعارف وتبصرہ: محمد انور عباسی 4
ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی اپنی کتاب Islamic Finance : Islamic Banks: Concepts, Precept and Prospect 4
1) قرض کا مفہوم: 5
2)۔ سود اور الربوا میں فرق: 7
3)۔ ”الربوا“ کا مفہوم: 8
4) ”الربوا“ کا متضاد ”البیع“ ہے یا صدقہ وخیرات: 12
Ar Riba, Rethinking in Islam, by Abdul Kareem Asri 15
A Letter to Council of Islamic Ideology, Pakistan 18
PRESS RELEASE 26
TWO DAYS ULAMA WORKSOP ON THE SUBJECT OF RIBA AND ISLAMIC BANKING 26
Riba And Its Implications 29

By: Dr. M. Umer Chapra, Research Adviser 29
Islamic Research And Training Institute 29
Islamic Development Bank, Jeddah. 29
The two of them (the bank & customer) are accustomed to exchanging such favours mutually. 33
Unless the two of them (the bank & customer) are accustomed to exchanging such favours mutually. 33
"There is no riba except in nasi'ah", Increase or decrease on capital amount and time value is not defined here. 34
"The benefit derived form any loan is one of the different aspects of *riba*". 34
This hadith is *mawquf,* implying that it is not necessarily from the prophet; it could be an explanation provided by fadalah, a companion of the prophet, peace and blessings of god be on him. 34

" سود کیا ہے"

مؤلف: عبدالکریم اثری

ناشر: انجمن اشاعتِ اسلام ٹھٹھہ عالیہ ضلع منڈی بھاؤالدین

تعارف وتبصرہ: محمد انور عباسی

کانٹ کے مداح آرتھر شوپنہار نے کہا تھا" کسی عظیم ذہن کی تخلیق میں غلطیوں اور کوتاہیوں کی نشاندہی کر دینا بہت آسان لیکن اس کی قدر قیمت کے بارے میں وضاحت کرنا بہت مشکل کام ہے" ۔ ہمارے ہاں تنقید کرنا ویسے بھی ایک فیشن سا ہو چلا ہے۔ ہم بھی اس کام کو آسان سمجھ کر یا فیشن کے طور پر کرنے کا ارادہ کر ہی رہے تھے۔ مگر خیال آیا کہ اسلامی بینک کاری پر، اس کے مویدین کے خیالات سے ہی اس کا آغاز کر دیا جائے تو بہتر ہو گا۔ اس لیے کہ اسلامی بینک کاری کی حمایت، ترویج اور ارتقاء میں ان ہی کا ہاتھ رہا ہے۔

اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ میں کہا گیا تھا کہ اس کی سفارشات اگرچہ نفع میں شرکت کی بنیاد پر کی گئی تھیں تاہم معاشرے میں اخلاقی اقدار کی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے (مجبوراً) لیزنگ، بیع موجل، استضناع مرابحہ وغیرہ کو اسلامی بینکوں کی بنیاد بتایا گیا تھا۔ یہ بنیادیں "سود" کی متبادل بنتی ہیں، یا اسلامی اقدار کو پروان چڑھانے کی بنیاد بنتی ہیں، اس سوال سے قطع نظر کرتے ہوئے ہم آج کی صورتحال کو سامنے رکھیں۔

ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی اپنی کتاب

Islamic Finance : Islamic Banks: Concepts, Precept and Prospect

میں رقمطراز ہیں: " کہ اسلامی بینک آج کل بالعموم ادھار فروخت، سلم وغیرہ کو ترک کر چکے ہیں۔ وہ اصل کاروبار خود ہی تشکیل دے رہے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ایسا کرنے میں ان کی حوصلہ افزائی مذہبی سکالرز کر رہے ہیں جو ان معاہدات کو پہلے سے متعین نفع کو حاصل کرنے کے لیے مشتبہ طریق کار بیع عینہ وغیرہ جیسے حیلوں کو استعمال کر رہے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ اسلامی بنک اس سے کبھی بھی درست مقاصد حاصل کر سکیں گے"۔(ص319-320)

اس سے قبل Dr. Manzor Kahf یہ تبصرہ کر چکے تھے کہ " اگر ہم قرض دینے کی ان ہی پرانی شکلوں کو نئے نام دے کر رواج دیں گے تو اس سے سود کی ممانعت کی اصل روح حاصل نہیں کر پائیں گے"(Banking in Islam & Money (Page 245

زیرِ نظر کتاب درج بالا تبصروں سے اگے بڑھ کر پہلے سے کئی طے شدہ نظریات پر ضرب لگا رہی ہے۔ سود کیا ہے؟ قرض کیا ہے؟ اور قرض حسنہ کیا چیز ہے پست اور پسے ہوئے طبقے کس طرح اور کیونکر طاقتور طبقوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ یہ سب کچھ آپ کو تفصیل سے اس کتاب میں مل جائے گا۔

تاہم مشکل کام سے صرفِ نظر کرتے ہوئے شوپنہار کے قول پر عمل کرتے ہوئے آسان کام کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ ہماری نظر میں کتاب میں مذکورہ درج ذیل مقامات پر دوسرے پہلو سے بھی غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔

1) قرض کا مفہوم :

صاحب کتاب کا دعویٰ ہے کہ " قرآن " عربی زبان کا لفظ ہے جو عربی، اردو فارسی زبان میں بھی استعمال ہوتا ہے لیکن قرآن کریم نے " قرض " کو ادھار کے معنوں میں استعمال نہیں کیا بلکہ ادھار کے لیے لفظ " دین " اختیار کیا ہے " (ص 31)

صفحہ 69 میں بھی آپ کا ارشاد ہے کہ " کم از کم قرآن کریم میں یہ لفظ (یعنی قرض) ادھار کے متعلق قطعاً استعمال نہیں ہوا"۔

ہماری گزارش یہ ہے کہ مجرد "قرض" کا لفظ قرآن میں استعمال نہ ہوا ہو تو کیا عربی زبان میں بھی یہ لفظ نہیں ملتا؟ اگرچہ اس میں بھی کلام کیا جا سکتا ہے کہ قرض کا لفظ قرآن میں بالکل ہی استعمال نہیں ہوا۔ مولانا محترم نے قرض حسنہ کے استعمال کی جو چھ مثالیں بیان کی ہیں اس میں " قرض حسنہ سے پہلے اَقْرِضُ" "تقرضوا" اَقرَضُوا" ےُ قرِض ' " "اَقرُضْتم" کے افعال آئے ہیں جو قرض دینے کا مفہوم دیتے ہیں۔ ہمیں اس بات پر حیرت ہوئی جب مولانا محترم یہ فرماتے ہیں کہ "عربی زبان میں یہ لفظ ادھار کے ضمن میں نہیں بولا جاتا بلکہ ادھار کے لیے عربی کا لفظ ہے۔ ہمیں یہ کس طرح معلوم ہوا کہ ادھار کے لیے لفظ دین استعمال ہوا ہے لیکن قرض کے لیے استعمال نہیں ہوا؟ مزید حیرت کا سبب اسی صفحے پر مولانا محترم کا یہ ارشاد بنا کہ:

" قرض وہی ہے جس کو ہماری زبان میں ادھار کہتے ہیں یعنی کسی بھائی کو ضرورت پڑ جائے تو وہ اپنی ضرورت پوری کرنے کے لیے کسی مالدار بھائی سے اپنی ضرورت کی چیز ادھار مانگ لے اور مالدار یعنی اس چیز کا مالک اگر اس چیز کو دے سکتا ہے تو کچھ وقت کے لیے دے دے تاکہ اس بھائی کا کام چل جائے اور وہ اپنے بھائی کے لیے آسانی کا باعث بنے۔ گویا قرض مانگی ہوئی چیز یعنی مستعار لی ہوئی چیز کو کہا جاتا ہے" (صفحہ 69)

اب عام قاری کیا سمجھے کہ " قرض کا لفظ عربی زبان میں ادھار کے لیے بولا گیا ہے، یا ادھار کے لیے یہ لفظ بولا ہی نہیں گیا"

ہمارا خیال ہے کہ قرض کا مطلب ہر زبان میں وہی ہے جو اردو، فارسی یا عربی میں ہے۔ یہ بات چنداں درست نہیں کہ عربی زبان میں قرض ادھار کے معنوں میں استعمال نہیں ہوا۔ عربی زبان میں قرض بالکل ادھار کے مفہوم میں استعمال ہوا ہے۔ محض چند مثالیں ملاحظہ ہوں: امام راغب اصفہانی، مفردات القرآن میں رقمطراز ہیں" قرض اس مال کو بھی کہتے جس کسی کو(اس کی ضرورت پوری کرنے کے لیے) دیا جائے اس شرط پر کہ وہ واپس مل جائے گا"۔ المنجد میں ہے" القرضُ والقِرضُ وہ مال جو ایک مقررہ معیاد کے بعد واپسی کی شرط سے دیا جائے" تاج العروس میں قرض کا مطلب یہ ملتا ہے۔" اَقْرَضَ کوئی چیز دینا یا کوئی کام کرنا اس امید پر کہ وہ واپس مل جائے گی یا اس کا بدلہ ملے گا"۔ المورد میں ہے:" مال کا کسی کے حوالے کرنا اس شرط پر کہ وہ واپس لوٹ آئے گا"

انگریزی زبان میں بھی قرض(Loan) کا یہی مطلب بیان کیا گیا ہے۔ یعنی"کوئی چیز یا نقدی سود یا اس کے بغیر واپسی کی شرط کے ساتھ کسی کو دینا : آکسفورڈ انگلش ڈکشنری) انکارٹا انگلش ڈکشنری میں بھی Loan کا یہی مطلب ملتا ہے" قرض دینے کا مفہوم ہے واپسی پر کوئی رقم یا چیز دینا"

اس وجہ سے ہم سمجھتے ہیں کہ کہ مولانا محترم کا یہ کہنا تو کسی طور درست نہیں ہو سکتا کہ عربی زبان میں قرض کا مطلب ادھار نہیں۔ بلکہ دور کیوں جائیے، خود اسی کتاب میں مولانا صاحب نے قرض کی یہی تعریف کر کے خود اپنی تصحیح کر دی، اگرچہ ان جگہوں پر بھی جملوں کی مناسب ترتیب

لازمی ہے تا کہ کتاب میں تضاد کا تاثر نہ ابھر پائے۔ مولانا موصوف لکھتے ہیں:

" قرض جو عربی زبان کا لفظ ہے اس کے معنی اردو میں قطع کرنے اور کاٹنے کے کیے جاتے ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کے معنی ہیں کوئی چیز دی جائے یا کوئی کام جو کیا جائے اس امید پر کہ وہ چیز واپس مل جائے گی یا اس کا بدلہ ملے گا۔ قرض کے معنی ادھار اسی وجہ سے کیے جاتے ہیں کہ ادھار مستعار چیز واپس دی جاتی ہے خواہ من وعن ہو یا اس کا عوض ہو" (ص 213)

غور کیجئے کہ تاج العروس، مفردات القرآن المورد اور المنجد میں قرض کا یہی مفہوم بیان کیا گیا ہے۔

2) ۔سود اور الربوا میں فرق:

صاحب کتاب نے بڑے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ " سود" اور " الربوا" میں فرق ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

ا۔ جس طرح نفع نقصان اردو زبان میں بولے جاتے ہیں بالکل اسی طرح " سود وزیاں" بھی اردو ادب میں بولے جاتے ہیں، یہ باعث ہوا کہ عربی زبان کے لفظ "ربا" کے معنی فارسی زبان کے لفظ "سود" سے کر دیے گئے جو اردو زبان میں استعمال ہوتا تھا اور "ربا" اور "سود" کا جو فرق تھا وہ ذہن میں نہ آیا" (ص ۶۲)

۲۔" ہمارے اردو مترجمین نے " الربوا" کا ترجمہ "سود" کر کے ایسی غلطی کی ہے جس طرح کی غلطیاں کرنے کے وہ عادی ہو چکے ہیں" (ص ۵۱)

۳۔ "گزشتہ اشارات کی روشنی میں جوں جوں آگے چلیں گے ہر اشارہ کی ایک مخصوص طریقہ کے مطابق وضاحت ہوتی جائے گی۔ تمام اشارات کا ماحصل اور خلاصہ صرف اور صرف یہ ہے کہ "ربا" خصوصاً "الربوا" کا ترجمہ لفظ "سود" سے کرنا صحیح نہیں" (ص 57)

مختصر یہ کہ مولانا محترم "سود" کے جائز ہونے کی ایک وجہ یہ بھی بتاتے ہیں کہ "الربوا" کا ترجمہ "سود" سے کرنا ہی نادرست ہے۔

یہ بات اگرچہ فی نفسہ اس لحاظ سے تو واقعی درست ہے کہ " الربوا" عربی کا لفظ ہے اور "سود" فارسی زبان کا اور اس لحاظ سے لغوی اعتبار سے ہم معنی نہیں ہوسکتے اور نہ ہیں، لیکن جیسا کہ مترجمین نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ "قرآن میں جس چیز کو "ربوا" کے طور پر ذکر کیا گیا ہے اور حرام قرار دیا ہے اسے اردو زبان میں ذخیرہ الفاظ میں مناسب لفظ کی کمی کی وجہ سے "سود" ترجمہ کیا گیا ہے" تو ہم نہیں سمجھتے کہ دریں صورت یہ اعتراض کوئی وزنی اعتراض سمجھا جاسکتا ہے۔ اردو زبان میں اصطلاحاً اگر "سود" ہی "الربوا" کے ہم معنی قرار پا گیا ہو تو ہمیں اسی کو قبول کر کے دوسرے دلائل کے ساتھ آگے بڑھنا ہوگا۔

"الربوا" کا مادہ رب وہے جیسا کہ صاحب کتاب نے خود تسلیم کیا ہے۔ آپ نے واضح طور پر بالکل درست لکھا کہ

ا۔ "ربا، یربوا، وربوا: مال کا ذخیرہ ہونا، بڑھنا، بڑھوتری، پھولنا، اضافہ ہونا" (ص۔ ۵۰)

۲۔ " (ر، ب، و) کے مادہ میں پرورش، بڑھوتری، بلندی، پھولنا، نفع حاصل کرنا اور فائدہ پانے کا مفہوم پایا جاتا ہے" (ص۵۹)

آپ نے مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ اور مفتی محمد شفیعؒ کے اقتباسات بھی اپنی تائید میں پیش کیے ہیں کہ " قرآن کریم نے مطلق ہر زیادتی (بڑھوتری) کو حرام نہیں کیا ہے۔ زیادتی تو تجارت میں بھی ہوتی ہے۔ لیکن قرآن کریم جس زیادتی کو حرام قرار دیتا ہے وہ ایک خاص قسم کی زیادتی ہے اس کے لیے وہ اسے "الربوا" کے نام سے یاد کرتا ہے" ۔ یہ بات اصولاً درست ہے۔ اب اگر "سود" کے لفظی مطلب پر نہ جائیں اور اسی کو اصطلاحاً "الربوا" کے ہم معنی تسلیم کرلیں تو یہ اعتراض کوئی وزنی اعتراض نہیں رہے گا بلکہ محض ایک لفظی بحث ہوگی جس کو اہلِ علم کوئی اہمیت نہیں دیں گے۔

3)۔ "الربوا" کا مفہوم:

"الربوا" کا مفہوم بیان کرتے ہوئے اصلاًبات تو درست کہی گئی ہے مگر اس ضمن میں بھی کتاب میں بعض جملے ایسے آ گئے ہیں کہ جس سے نہ صرف اصل مفہوم واضح نہیں ہوتا بلکہ تضاد کا تاثر واضح طور پر ابھرتا ہوا نظر آتا ہے۔ مثلاً کتاب میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ:

ا۔" وہ لوگ جو صدقہ و خیرات، انفاق فی سبیل اللہ یا قرض حسنہ کے مستحق ہیں ان کو ادھار دیناہی "الربوا" ہے جو ناجائز و حرام ہے اس میں اضافہ کو تصور پایا جائے یا نہ پایا جائے۔ ہاں جتنا اضافہ ہو گا ظلم اتنا بڑھتا جائے گا" ۔(ص ۳۲)

اس اقتباس سے واضح طور پر کہا گیا ہے کہ اضافہ یعنی بڑھوتری "الربوا" کے مفہوم میں سرے سے داخل ہی نہیں۔ محض ادھار دیناہی حرام و ناجائز ہے۔ اسی لیے مولانا محترم مستحقین زکواۃ یا ضرورت مندوں کو قرض یا ادھار دینے کی مخالفت کرتے ہیں۔ آپ کا ارشاد ہے:

" اس (ضرورت مند) کو جو کچھ پیش کر سکتے ہو وہ کر دو اور اس کی ضرورت کا خیال رکھو لیکن ادھار کی صورت میں قطعاًنہ دو" ۔(ص ۸۸)

نیز یہ کہ " حقیقت تو یہ ہے کہ صاحب مال کو مستحقین زکواۃ کو ادھار دینے سے روک کر اس طرح ان پر احسان کیا گیا تھا کہ ایسا نشہ ہے جو تم کو لے ڈوبے گا۔ اس کے قریب مت جاؤ" (ص ۸۹)

مزید ارشاد ہوتا ہے " اس طرح کے مستحقین کو ادھار دے کر واپس لینا اضافہ کے ساتھ یا بغیر اضافہ کے انسانیت پر ظلم ہے اور لیے اس کو " الربوا" سے تعبیر کیا گیا ہے" (ص ۹۵)

اس کی تفصیل یوں کرتے ہیں " ادھار دینے والا اگر سود کے ساتھ پانچ کا اضافہ نہ کرے لیکن صرف یہ شرط لگا کر دے کہ ایک ماہ بعد اصل زر لوٹا دیں تو کیا یہ لوٹا سکیں گے ؟ ایک ماہ گزرنے کے بعد وہ پہلا ادھار لیا ہوا تو واپس نہیں کر سکے لیکن مزید ان کو لینے کی ضرورت نہیں پڑے گی ؟ اگر سال دو چار یہی سلسلہ قائم رہا تو ان کا کیا ہو گا ؟ ان کا کوئی پرسان حال ؟ اگر " الربوا" صرف اضافہ کا نام ہے تو وہ ان سے کوئی مانگ بھی نہیں رہا اگر صرف اضافہ ظلم ہے جو زیادہ سے زیادہ ساٹھ روپے ہو گا لیکن بارہ سو روپے کہاں سے آئیں گے" (ص ۹۵)

اس کا صاف مطلب یہ نکلتا ہے کہ اصل زر جو ادھار (قرض) دیا گیا ہے وہ بذات خود ظلم ہے اور "الربوا" کی تعریف میں آتا ہے۔ اضافہ یا بڑھوتری "الربوا" کی حقیقت میں سرے سے داخل ہی نہیں۔ آگے جا کر اسی مفہوم کر مزید تقویت پہنچاتے ہوئے لکھتے ہیں:

"الربوا" کی تمام آیات کو ان کے مقامات کے محل وقوع میں رکھ کر مطالعہ کرنے اور ان کے سیاق وسباق پر نظر رکھنے سے یہ بات تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اس سے مراد معاشرہ کے نادار افراد جو قرآن کی زبان میں مستحقین زکواۃ کہلاتے ہیں ان کو ادھار دے کر اضافہ وصول کرنا بلکہ ادھار دینا بھی "الربوا" ہے جو حرام ہے" (ص ۱۰۹)

ان تمام اقتباسات سے مولانا محترم کا واضح تصور "الربوا" جو عام قارئین تک پہنچتا ہے وہ یہی ہے کہ "الربوا" کے اصل مفہوم میں زیادتی یا بڑھوتری کا کوئی عمل دخل نہیں بلکہ محرد قرض دینے کا فعل ہی" الربوا" ہے۔ غالباً یہ اسی کا شاخسانہ ہے کہ مولانا محترم کے قلم سے یہ جملہ بھی نکل گیا کہ "الربوا" کا لفظ قرض حسنہ کی طرح مخصوص مصلحت میں استعمال ہوا ہے عام "ربا" کے معنی میں نہیں اگرچہ "ربا" کا لفظ عربی زبان کا ہے اور اس کے معنی بھی اضافہ اور بڑھوتری، نفع اور فائدہ کے ہیں اور قرآن کریم کی زبان میں اس کی ممانعت موجود ہے لیکن حرام نہیں" (ص ۷۲)

ہم مزید حیران اس بات پر ہوئے کہ قرآن کریم جس کی ممانعت ہو وہ حرام نہیں تو اور کیا ہو گی؟ مثلاً بعض جدید ذہن کے لوگ شراب کو اسی لیے حرام قرار نہیں دیتے کہ اس کے لیے لفظ "حرام" نہیں آیا۔ اس منطق کے تحت ہم ہر برائی، زنا، شراب چوری، ڈاکہ، غیبت وغیرہ کو حرام نہیں قرار دے سکتے اور یہ تو ظاہر ہی ہے کہ حرام کی ضد حلال اور جائز ہوتے ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ تصور محلِ نظر ہے اور پر نظر ثانی کی ضررت ہے۔

"الربوا" کا اصل مفہوم ہمارے نزدیک مجرد قرض یا ادھار دینے میں داخل ہی نہیں اور نہ اس کا مادہ اس کی اجازت دیتا ہے۔ محترم مولانا نے خود اصولاً یہ بات سو فیصد درست کہی ہے کہ عربی زبان میں لفظ اپنے مادہ کے بنیادی معنوں کا ہر گز نہیں چھوڑتا" (ص ۵۷) اسی اصول کا اطلاق کرتے ہوئے مولانا محترم نے اسی کتاب میں ہمارے نزدیک "الربوا" کا جو سل مفہوم ہے وہ بھی بیان کر دیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

"اگر وہ ان کی ضروریات زندگی پوری کرنے کی طلب کرنے کی بجائے ان کی مجبوری سے فائدہ حاصل کرتے ہوئے ان سے دے ئے گئے مال پر اضافہ طلب کرے گا تو اس سے زیادہ ظلم اور کیا ہو گا ور "الربوا" کو اس ظلم سے کے باعث حرام قرار دیا گیا ہے۔(ص120)

اس پر اضافہ کرتے ہوئے مزید تشریح فرماتے ہیں کہ:

"پھر وہ لوگ جن کے پاس وافر مال موجود ہے ان (مجبور لوگوں) کو مشروط طور پر مال دیتے ہیں کہ اتنی مدت میں ہمارا دیا ہوا لوٹانا ہو گا اور اتنا اس میں مزید اضافہ بھی ہم کو ادا کرنا ہو گا تو وہ "مرتا کیا نہ کرتا" کے اصول کے تحت ان کی اس زیادتی کو تسلیم کرتے ہوئے جس زیادتی کو قرآن کریم کے زبان میں "الربوا" کے نام سے موسوم کرتے ہوئے لینے والوں کو اس کی حرمت کے متعلق واضح الفاظ میں بتادیا"(ص123)

آگے چل کر ایک اور جگہ "الربوا" کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ربا" عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی بھی منافع، سود، اضافہ اور بڑھوتری کے ہیں۔ اس لیے "الربوا" کے لفظی معنی بھی وہی ہیں جو "ربا" کے ہیں کیونکہ دونوں کا مادہ ایک ہے بلکہ دونوں ایک ہی چیز ہیں۔ لیکن "ربا" جب "الف لام" لایا جاتا ہے تو مخصوص ہو جاتا ہے۔ اس طرح گویا "ربا" پر "ال" لگا کر "الربوا" بتایا گیا ہے تو اس کے معنی عام منافع، سود، اضافہ نہ رہا بلکہ خاص منافع، سود یا اضافہ ہو گیا اور اسی خصوصیت نے اس کو حرام ٹھہرا دیا۔(ص212)

لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا گیا ہے کہ:

ہم اگر مولانا محترم کی ان تشریحات کو سامنے رکھیں تو معلوم ہو گا کہ

1) دیئے گئے مال پر اضافہ طلب کرنا ظلم ہے اور یہی ظلم "الربوا" کی حرمت کا باعث ہوا۔(ص120)

2) دیئے گئے مال پر زیادتی ہی کو قرآن کریم "الربوا" کے نام سے موسوم کرتا ہے اور اس کی حرمت کے لیے واضح الفاظ میں بتادیا۔(صفحہ 120)

3) "ربا" پر "ال" لگا کر ایک اضافہ کی ایک مخصوص خصوصیت پیدا ہو گئی اسی وجہ سے اس کو حرام ٹھہرایا گیا۔(ص212)

اب یہ تشریحات جو ہمارے نزدیک بالکل درست ہیں کہ ایک طرف ایک پیغام دیتی ہیں تو دوسری طرف اسی کتاب کے صفحہ 95,89,88اور 109 پر اس دعوے کا موجود ہونا کہ ادھار دینا فی نفسہ "الربوا" ہے اس میں اضافہ یا بڑھوتری کا کوئی عمل دخل نہیں ہمارے لیے باعث حیرت ہے۔ یہ ہم سمجھتے ہیں کہ کسی بھی کتاب میں کسی ایک ہی مفہوم کو اجاگر ہونا چاہیے۔ اگر یہ زبان و بیان کا مسئلہ ہو تب بھی اور فہم و تعبیر کا مسئلہ ہو تب بھی، کتاب کے مرکزی مضمون میں تضاد کا تاثر نہیں ملنا چاہیے۔ مولانا محترم اگر مناسب سمجھیں تو کسی ایک ہی پہلو کو لے کر چلیں۔

4) "الربوا" کا متضاد "البیع" ہے یا صدقہ وخیرات:

قرآن مجید نے "الربوا" کو حرام اور "البیع" کو حلال قرار دیا ہے۔ فطری طور پر سوال پیدا ہوا کہ یہ دونوں الفاظ متضاد ہیں یا "الربوا" کا متضاد "البیع" نہیں صدقہ وخیرات ہیں۔ مولانا محترم نے اس مسئلے پر بھی کوئی ایک دوٹوک بات نہیں فرمائی جو قارئین کتاب کے لیے کنفیوژن کا باعث بن سکتی ہے۔" صاحبِ مضمون ہذا کا دعویٰ ہے" کے عنوان کے تحت ایک دعویٰ یہ بھی ہمیں ملتا ہے کہ:

" "الربوا" کی ضد صدقہ وخیرات، انفاق فی سبیل اللہ، یا قرضِ حسنہ ہے۔ البیع یا ربح نہیں"۔(ص32)

ایک دوسری جگہ پھر تحریر فرماتے ہیں: "قرآن کریم نے " الربوا" کی ضِد صدقہ وخیرات کو قرار دیا"۔(ص110، پہلی سطر)

لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا گیا ہے کہ:

" اس عادت کے مرتکب لوگوں (یعنی سود خواروں) نے اعتراضاً کہا کہ "بیع" بھی تو "ربا" کی مانند ہے۔ اللہ رب کریم نے ان کو نہایت سختی سے ترکی بہ ترکی جواب دیا کہ اللہ نے تو "البیع" کو حلال کیا ہے اور "الربوا" کو حرام قرار دیا ہے۔ اس طرح انہوں نے اپنی چالاکی سے البیع کو الربوا کا مترادف بتایا۔ لیکن اللہ کریم نے "الربوا" کو" البیع" کا متضاد فرمایا کیونکہ حرام چیز حلال کا مترادف نہیں ہوتی متضاد ہی ہو سکتی ہے" (ص212
(

اب قارئین کتاب کس قول کو درست تسلیم کریں اس کو کہ " الربوا" کی ضد "البیع" نہیں بلکہ صدقات وخیرات ہیں۔(ص32) یا یہ کہ الربوا کی ضد البیع ہے(صفحہ212)۔

ہماری رائے یہ ہے کہ اس مسئلے پر بھی کسی ایک ہی موقف کو درست قرار دے کر دوسرے کو قلمزد کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔کتاب میں تضاد کے تاثر کا پیدا ہونا کتاب کی ثقاہت کو کم کر دے گا۔ہم نے صرف ان حصوں کی نشاندہی کی ہے جن کی وجہ سے کتاب میں کوئی ایک مربوط موقف سامنے نہیں آتا بایں ہمہ کتاب زیر بحث میں مرکزی خیال کو بہت ہی جاندار اور مضبوط دلائل سے ثابت کیا گیا ہے،جو روائتی موقف سے ذرا ہٹ کر ہے۔یہ کمزور سی آواز برصغیر کے علاوہ جامعہ الازھر میں بھی سنائی دی تھی۔طبقہ علماء کے علاوہ اسلامی ماہرین معاشیات کی واضح اکثریت بھی اس خیال کی حامی ہے کہ بنک کا سود بھی قرآنِ کریم کے بیان کردہ"الربوا" میں شامل ہے۔اسی کے دھائی کے بعد دنیا بھر میں اسلامی بنکوں کے نام پر پاکستان،ایران،ملائشیا اور بعض عرب ممالک حتیٰ کہ غیر اسلامی ممالک میں کئی ادارے معرض وجود میں آئے۔ان کے دیکھا دیکھی روائیتی بنکوں نے بھی اسلامی بینکنگ کاؤنٹرز قائم کر دیے۔جن کی نگرانی علماء کی سرپرستی میں قائم کردہ شریعت بورڈ کرنے لگے۔اس سب کے باو جود یہ نقطہ نظر ابھی تک موجود ہے کہ بنک کا سود"الربوا" سے الگ چیز ہے۔بلکہ اس سے آگے بڑھ کر یہ دعویٰ بھی سامنے آگیا کہ سرمایہ داری کے وجود کو اسلامی بینکاری کے نام پر سنبھالا دینے کی کوشش کی جارہی ہے۔علماء ہی کے ایک طبقے کی طرف سے یہ فتویٰ بھی سامنے آگیا کہ ہماری یہ اسلامی اسلامی بینکنگ ناجائز ہے،اگرچہ اس کے نزدیک بھی بنک کا سود ہی حرام ہے۔

عام خیال ابھی تک یہی رہا کہ ارتکازِ دولت کی اصل وجہ بنک کا سود ہے۔بنکوں کے قرضے ہی دولت کو سمیٹ کر چند ہاتھوں میں لاڈالتے ہیں۔یہ خیال بہت ہی پاپولر ہے جس پر زیادہ غور وفکر کرنے کی گویا ضرورت ہی اب باقی نہیں رہی۔اسلامی نظریاتی کمیشن کی رپورٹ پر دنیا بھر کے اسلامی ماہرینِ معاشیات نے کئی ایک سیمینار منعقد کئے اور ان پر تبصرے اور تجزیے ہوئے۔اسی طرح کے ایک سیمینار کی روئیداد Money and Banking Islam میں بیان ہوئی ہے جسے ملک کے مایہ ناز ماہرین معاشیات،ڈاکٹر منور اقبال،فہیم خان اور ضیاء الدین احمد نے مرتب کیا ہے۔اس میں بحث مباحثہ ہوا تو ایک موقع پر ضیاء الدین احمد نے تبصرہ کیا کہ" حقیقت یہ ہے کہ سرمایہ کاری کی نگرانی کرنے والے مقتدر ادارے اگر ملک میں سرمایہ کاری کی کاوشوں کے متعلق درست اقدامات اور نگرانی کرتے رہیں تو پورا ملک ہی سود پر مبنی سرمایہ دارانہ نظام سے حقیقی طور پر مستفید ہو سکتا ہے۔(ص99)۔اسی کی ترجمانی زیر نظر کتاب میں یوں ملتی ہے:

" رہا سرمایہ کا چند ہاتھوں میں یا چند خاندانوں میں محصور ہو کر رہ جانا تو اس کی اصل وجہ (بنک کا سود نہیں بلکہ) یہ غلط معاشی نظام ہے کہ جہاں لوگ بھوک سے مر رہے ہیں وہاں بعض لوگ دولت کے انبار میں دبے پڑے ہیں اور ان لوگوں نے دولت کمانے کا جو طریقہ بھی اختیار کر لیا اگر ان کے لیے اس دولت کو جمع کرنے کی کوئی انتہا ہوتی تو وہاں پہنچ کر وہ خود بخود رک جاتے اور دولت کا رخ ان لوگوں کی طرف پلٹ جاتا جو بھوکوں مر رہے تھے تو ان کی فقط بھوک ہی ختم نہ ہوتی بلکہ ان کا معیار زندگی بھی بلند ہوتا۔یہ اس وقت ممکن تھا کہ یا تو قانون الٰہی کے پابند (مسلمان) ہوتے یا

حکومت کا قانون ان کو کر دیتا خواہ وہ کون ہوتے۔(ص 211-210)

ہمارا خیال ہے کہ اس کتاب سے غیر محتاط الفاظ (مثلاً ص 75,53,40,39) اور چند طنزیہ جملے (ص 210,97,94,92,51,49,36) نہ ہوتے اور تضاد کا تاثر نہ ابھرتا تو معاشیات کے میدان میں اسے گراں قدر اضافہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

Ar Riba, Rethinking in Islam, by Abdul Kareem Asri

A Letter to Council of Islamic Ideology, Pakistan

بسم الله الرحمن الرحيم

اور جو شخص الله (کے دین) کی مدد کرتا ہے،
الله اُس کی ضرور مدد فرماتا ہے۔
(القرآن الحکیم، الحج ۲۲: ۴۰)

GOVERNMENT OF PAKISTAN
COUNCIL OF ISLAMIC IDEOLOGY

ISLAMABAD..19

Gram : IDEOLOGY
Phone:

PRESS RELEASE

TWO DAYS ULAMA WORKSOP ON THE SUBJECT OF RIBA AND ISLAMIC BANKING

Council of Islamic Ideology organized a two day Ulama Workshop on the subject of "Riba and Islamic Banking", in which renowned Ulamas from all shades and Schools of Thought participated. The object of the workshop is to identify all the theoretical and practical issues and then the organization of a follow up conference to evolve a consensus of Ulamas on this issue. The issues like the definition of Riba, Interest, reservations of economists and banking experts, and the identification of those agreements and institutions which use and employee Riba were discussed. Mufti Abdul Majeed Din Puri, Maulana Zahid-ur-Rashdi, Maulana Ahmad Ali Siddique, Professor Dr. Shakil Auj, Mufit Bilal, Maulana Shabbir Hussain Lakhani, Mufti Zahid Athri, Abdul Karim Asri, Dr. Muhammad Farooq Khan, Hafiz Zulfiqar Ali, Mufti ghulam Qadir, Iftikhar-ul-Hassan mian, Qazi Abdul Muqtadir, Maulana Raghib Naeemi, Allama Hafiz Riaz Hussain, Munir Ahmad, Dr. Hussnul Amin and Members of the Council Dr. Mohsin Muzaffar Naqvi, Maulana Abdullah Khilji, Maulana Muahmmad Kahn Shirani, Maulana Abdul Fateh Muhammad Yousaf, Maulana Saeed Ahmad Gujrati, Dr. Rashid Ahmed Jalandhri and Dr. Sabiha Qadri and others participated in the conference.

In his inaugural address Chairman, Council of Islamic ideology, Dr. Muhammad Khalid Masud said that under its efforts to harmonize the economic laws of the country in accordance with the Quran and Sunnah, the Council has published report on Interest Free Banking in 1980, report on Islamic System of Insurance in June, 1992 and report: Islam and Current Economic Issues in June, 2007 and once again the Council is providing a platform to Ulamas and intellectuals by organizing this two day workshop to review the intellectual and practical progress regarding Riba and interest.

Press Rel.Conference dated 2-3-06-2010

بسم الله الرحمن الرحيم

اور جو شخص الله (کے دین) کی مدد کرتا ہے،
الله اُس کی ضرور مدد فرماتا ہے۔
(القرآن الحکیم، الحج ۲۲: ۴۰)

GOVERNMENT OF PAKISTAN
COUNCIL OF ISLAMIC IDEOLOGY

ISLAMABAD...19

Gram : IDEOLOGY
Phone:

In the second session ulama discussed the issue of Riba and Objectives of Sharia in this regard. Dr. Farooq Khan said that the real cause of prohibition of Riba is injustice, exploitation and the social unevenness on the basis of wealth. Dr. Mohsin Muzaffar Naqvi described in detail the opinion of Ibn Aashoor on Riba and Objectives of Shariah. Maulana Syed Hussain Lakhani said that while understanding the interest based system we need to understand the importance, nature and value of currency notes and in this regard the buying power should also be brought under consideration. Maulana Raghib Naeemi said that in the modern period the fluctuation in the value of currency needs more discussion. Dr. Shakeel Auj said that in the Quran where the word Riba is used, there the words Zakat and Sadaqah have also appeared in contrast, which indicates that specific form of Riba is prohibited which is based on injustice and exploitation. Mufti Bilal said that interest has been declared as prohibited and trade as permissible in the Quran, therefore, the basis of the Islamic Banking is trade.

On the second day of the workshop the Ulama and experts had discussion on Shariah agreements as a mode of finance used in Islamic banking and the laws requiring amendments for the removal of Riba. The representative of Al-Meezan Bank, Mr. Ahmed Ali Siddiqui said that in more than 60 countries institutions of modern Islamic banking are working whose positive effects have started to appear. Moreover, the agreements applied in these banks are based on the Islamic principles of Mudarba, Musharka, Murabha. Mufti Abdul Majeed Dinpuri said that the Council should review the objections raised in the review petitions remanded to FST by the Shariah Apellate Bench of the Supreme Court. Moulana Shabbir Lakhani said that the banks should provide its agreements and other instruments to depositors and clients in Urdu language. Prof. Dr. Shakil Auj said Musharka, Murabha and Mudaraba agreements need to be discussed again in the light of Quran and Sunnah. Mufti Zahid said that the issue of implementation of the instruments and agreements of Islamic Bank relates to Audit, therefore, audit should be transparent.

Press Rel.Conference dated 2-3-06-2010

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اور جو شخص اللہ (کے دین) کی مدد کرتا ہے،
اللہ اس کی ضرور مدد فرماتا ہے۔
(القرآن الحکیم، الحج ۲۲: ۴۰)

GOVERNMENT OF PAKISTAN
COUNCIL OF ISLAMIC IDEOLOGY

ISLAMABAD..19

Gram : IDEOLOGY
Phone:

Mr. Atiquzzafar said tat mutual consent of the parties to the agreement is an integral element in Islam, therefore the terms and conditions should be clearly provided to the investors by the Islamic banks.

It was recommended that the investors should be told by the Islamic banks that under which Shairah agreement their money is being invested. It was also proposed that the banking personnel should formally be trained in Islamic banking. It was also stressed that rules of running business taught by Islam should be included in the curriculum and government should launch Islamic takaful institutions.

Maulana Muhammad Khan Shirani, the chief guest of the final session said that it was heartening to see the Ulamas of all schools of thought sitting together and hearing each other to solve the issue of Riba. He also stressed that distinction between Bai and trade should also be discussed and he said that it was necessary to work in the milieu of mutual understanding.

The Chairman Council of Islamic Ideology, Dr. Muhammad Khalid Masud bestowed shields to the speakers and discussants.

(**Syed Nasir Raza Zaidi**)
Director General (Research)

Press Rel.Conference dated 2-3-06-2010

A Letter to Council of Islamic Ideology, Pakistan

1

الحمد لله و کفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد.

فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم . بسم الله الرحمن الرحیم

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا o یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا o (۳۳: ۷۰، ۷۱)

جناب ڈاکٹر محمد خالد مسعود صاحب چیئرمین کونسل وارکان اسلامی نظریاتی کونسل

اور شریک مجلس حضرات السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

جیسا کہا گیا ہے کہ دستور پاکستان کے مطابق اسلامی نظریاتی کونسل کے فرائض میں سے پہلا فرض مجلس شوریٰ اور صوبائی اسمبلیوں سے ایسے ذرائع اور مسائل کی سفارش کرنا ہے جن سے پاکستان کے مسلمانوں کو اپنی زندگیاں انفرادی اور اجتماعی طور پر ہر لحاظ سے اسلام کے ان اصولوں کے مطابق ڈھالنے کی ترغیب اور امداد ملے جن کا قرآن وسنت میں تعین کیا گیا ہے۔

بلاشبہ اسلامی نظریاتی کونسل اپنا فرض پورا کرتی آرہی ہے، کررہی ہے اور کرتی رہے گی لیکن قابل غور بات یہ ہے کہ کونسل نے آج تک جتنی سفارشات کی ہیں کیا ان کا کوئی مثبت نتیجہ بھی سامنے آیا ہے؟ کیونکہ جو کچھ دیکھا جارہا ہے وہ تو لاریب یہی ہے کہ پاکستان کے مسلمانوں کی زندگیاں انفرادی اور اجتماعی دونوں لحاظ سے اسلام کے اصولوں سے دور سے دور تر ہوتی چلی جارہی ہیں۔

زندگی کے دوسرے تمام مسائل سے صرفِ نظر کرتے ہوئے زیر نظر مسئلہ ''حرمت ربا'' کے متعلق ہی اگر دیکھا جائے تو تمام کوششوں کے باوجود کیا اس کا احاطہ وسیع سے وسیع تر ہوتا نہیں چلا جارہا ہے؟ اگر یہ صحیح ہے تو آخر ایسا کیوں ہے؟

اس کیوں کے جواب میں جو کچھ ناچیز بندہ کی سمجھ میں آیا ہے وہ یہ ہے کہ زیر نظر مسئلہ میں جو دعویٰ پیش کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ''شریعت اسلامی نے ایسے قرض کو حرام قرار دیا ہے جس پر منافع پہلے طے کرلیا گیا ہو خواہ قرض دینے اور لینے والا کوئی ہو کیونکہ ایسے قرض کو کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ اور اجماع امت تینوں نے حرام قرار دیا ہے''۔

(ڈاکٹر یوسف قرضاوی)

2

"حرمت ربا" پر آج تک جتنا کام ہوا ہے بلاشبہ وہ اسی دعویٰ کے ارد گرد گھومتا نظر آتا ہے۔ ناچیز بندہ کی اس اجلاس میں درخواست ہے کہ اس دعویٰ پر سیر حاصل گفتگو ہونا چاہیے تاکہ اس دعویٰ کی مزید وضاحت ہو جائے جس کے لیے خادم کی طرف سے جن خطوط کی نشان دہی کی جاسکتی ہے ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

ا۔ "قرض" عربی زبان کا لفظ ہے جو عربی، اردو، فارسی زبان میں بھی استعمال ہوتا ہے لیکن قرآنِ کریم نے "قرض" کو اُدھار کے معنوں میں استعمال نہیں کیا بلکہ ادھار کے لیے لفظ "دَین" اختیار کیا ہے۔

۲۔ "الربوا" کے حرام قرار دیئے جانے کی علت "غربت اور مجبوری" ہے نہ کہ "طے شدہ منافع"۔ ہاں! اس "علت" کو حکمت سے بھی بیان کیا جاسکتا ہے اور بیان کیا جاتا ہے کیونکہ ہر "علت" میں کوئی حکمت ضرور ہوتی ہے۔ "غربت" سے مراد لوگوں کا وہ طبقہ ہے جو اپنی ضروریاتِ زندگی خود حاصل کرنے کے قابل نہیں۔ اور قرآنِ کریم کی زبان میں وہ صدقہ و خیرات کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔

۳۔ جو الفاظ روایات کے نام سے زبان زد خاص و عام ہیں یعنی "کل قرض جر منفعۃ فھو ربوا" یہ الفاظ کسی صحیح روایت میں نہیں پائے جاتے اور نہ قرآنِ کریم میں کوئی ایسا اشارہ موجود ہے جس پر حلت و حرمت کی بنیاد رکھی جاسکے۔

۴۔ "حلت و حرمت" کا بیان صرف اللہ رب کریم کی ذات پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بیان صرف اور صرف کتاب اللہ میں ہے کتاب اللہ کے سوا اس کا کوئی اور ماخذ نہیں سنت رسول اللہ اُس کی وضاحت و تشریح کرتی ہے۔

۵۔ "اجماع امت" ایک چیز ہے لیکن فی نفسہٖ اس کا جہاں بھی اطلاق ہوا ہے وہاں اختلاف پایا جاتا ہے کسی ایک جگہ کی نشاندہی بھی ممکن نہیں جہاں اختلاف نہ کیا گیا ہو ہاں! قلت و کثرت کی صورت یقیناً پائی جاتی ہے لیکن "کثرت" کو اجماع امت نہیں کہا جاسکتا کیونکہ اس کی نفی قرآن کریم میں واضح طور پر موجود ہے۔ (وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ○ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○)

۶۔ ربا کا لفظ بیع کی طرح عام ہے اس میں جائز و ناجائز کی صورت بھی پائی جاتی ہے لیکن ربا اور "الربوا" دونوں ایک نہیں کیونکہ ربا عام ہے اور "الربوا" خاص جسے حرام بتایا گیا ہے اور یہی صورت حال "البیع" کی بھی ہے۔

۷۔ قرآنِ کریم میں جس طرح "احل اللہ البیع" کے الفاظ آئے ہیں اسی طرح "حرم الربوا" کے بھی جب "البیع" کو حلال تسلیم کرنے کے باوجود اس کی بعض صورتیں حرام اور ناجائز بھی تسلیم کی جاتی ہیں جیسے بیع مزابنہ، بیع محاقلہ، بیع مخابرہ، بیع مصراۃ اور بیع حبل الحبلہ وغیرہ تو اسی طرح "الربوا" کو حرام تسلیم کرنے کے باوجود اس کی بعض صورتیں حلال اور جائز تسلیم کیوں نہیں کی جا سکتیں؟

۸۔ "الربوا" کی ضد صدقہ و خیرات، انفاق فی سبیل اللہ، یا "قرضِ حسنہ" ہے "البیع" یا "ربح" نہیں اور ضدین کو "متضاد" کہا جاتا ہے اور متضاد کبھی مترادف نہیں ہو سکتے۔

۹۔ وہ لوگ جو صدقہ و خیرات، انفاق فی سبیل اللہ یا قرض حسنہ کے مستحق ہیں اُن کو "اُدھار" دینا ہی "الربوا" ہے جو بہت بڑا ظلم، ناجائز و حرام ہے اس میں اضافہ کا تصور پایا جائے یا نہ پایا جائے۔ ہاں! جتنا اضافہ ہوگا ظلم اتنا بڑھتا جائے گا۔

۱۰۔ "الربوا" کو مٹانا "غربت و افلاس" کو مٹانے کا دوسرا نام ہے جب کوئی انسان ضروریاتِ زندگی سے محروم نہ رہا تو گویا "الربوا" مٹ گیا اور جس حکومت نے اپنے دائرہ اختیار کی سرزمین میں مذکورہ کام کر دکھایا اُس نے اتنی سرزمین کے حصہ سے گویا "الربوا" کو مٹا دیا اور یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا (۲:۲۷۶) کا یہی مقصد ہے۔

جن خطوط کی نشاندہی اوپر کی گئی ہے ان کی وضاحت ناچیز بندہ نے اپنی کتاب "سود کیا ہے؟" میں کر دی ہے (جن کی تفصیل صفحہ 56 سے 103 میں موجود ہے) ان خطوط پر غور و فکر کرنے سے یقیناً اوپر کیے گئے دعویٰ میں تبدیلی اور ترمیم کرنا پڑے گی جس سے کچھ فرق نہیں پڑے گا کیونکہ شیخ قرضاوی کا یہ دعویٰ بعینہٖ کتاب و سنت اور اجماع امت سے ثابت

4

نہیں۔(اور یہی حال بہت سے دوسرے احکامِ اسلامی کے دعووں کا بھی ہے)

دعویٰ کی تبدیلی ان شاءاللہ "حرمت ربا" کے کام کو آگے بڑھانے میں مدو معاون ثابت ہوگی کیونکہ وہ قرآنِ کریم کے قریب آ جائے گی کہ صدقات وخیرات ادا کرنے کے اہل لوگوں کو اپنے صدقات قانوناً ادا کرنا پڑیں گے جس سے "الربوا" مٹے گا اور پاکستان کے ان لوگوں کی حالت بہتر ہوگی جو اپنی ضروریاتِ زندگی پوری کرنے سے محروم ہیں کیونکہ حکومت پاکستان ان کی تمام ضروریاتِ زندگی پوری کرنے کی ذمہ دار ہوگی۔اور "الربوا" کا جوڑ اس حقیقت کے ساتھ جوڑا جائے گا جہاں قرآنِ کریم نے اس کا جوڑ لگایا ہے۔ جو ہمارے مذہبی راہنماؤں نے توڑ کر کسی دوسری جگہ لگا دیا ہے (اور یہی حال بہت سے دوسرے معاملات کا بھی ہے) نیز بینکوں کے حلالی اور حرامی ہونے کی بحث ختم ہوگی جو فی نفسہٖ فضول ہے بلکہ علمی دھوکا کے مترادف ہے۔

ناچیز بندہ امید کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل مجلس شوریٰ اور صوبائی اسمبلیوں کی اس سلسلہ میں صحیح خطوط پر راہنمائی کرے گی تاکہ "الربوا" کے مٹانے کا جو طریقہ قرآنِ کریم نے خود بتایا ہے اس کی طرف راہنمائی ہو سکے اور "الربوا" کے نیست ونابود ہونے کی کوئی صورت اس ملک عزیز میں بھی سامنے آئے۔ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغ.

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ○

فقط

السلام علیکم

عبدالکریم اثری

0301-6296850

02-06-2010

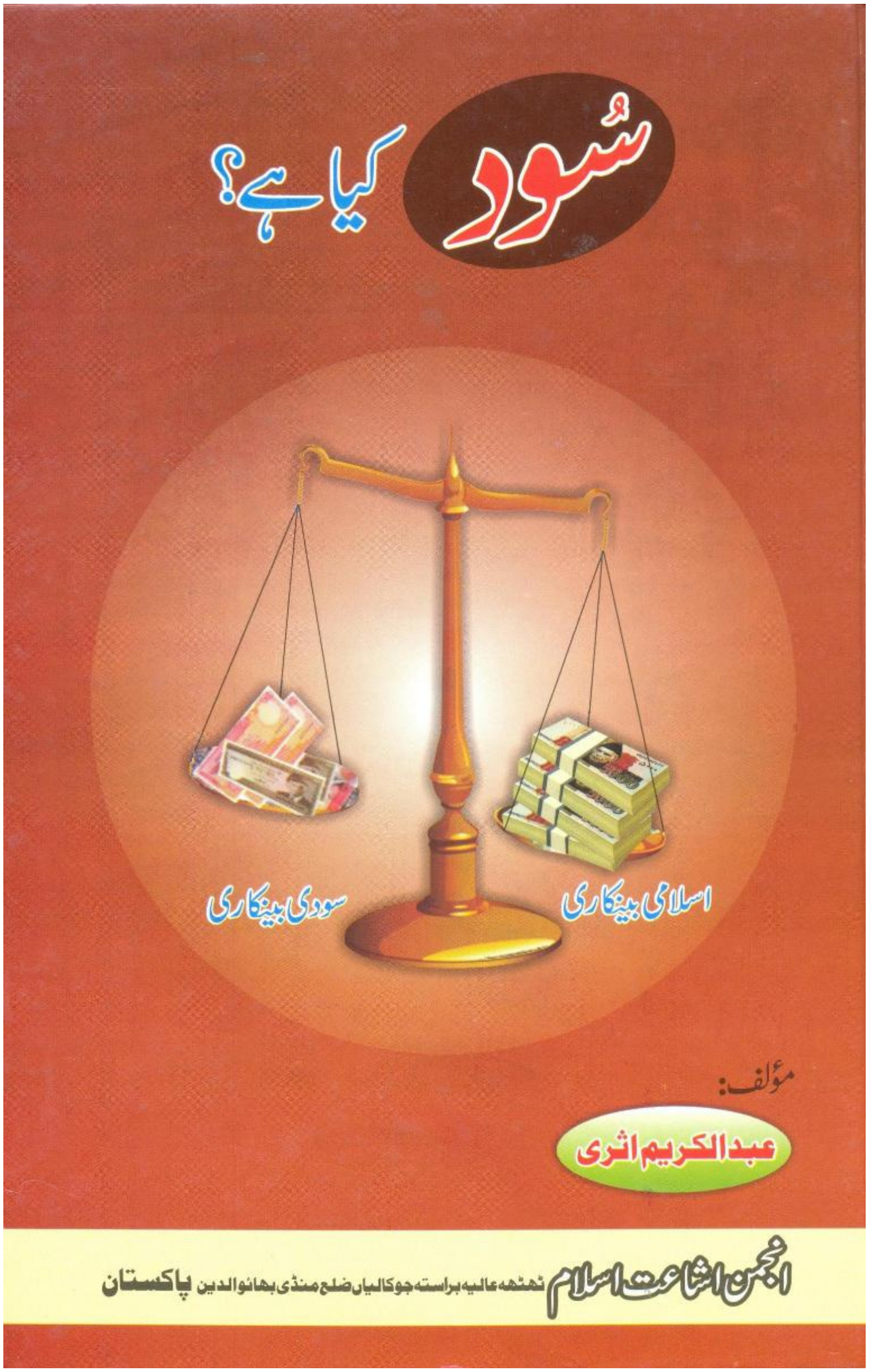
سُود کیا ہے؟
اسلامی بینکاری
سودی بینکاری
مؤلف:
عبدالکریم اثری
انجمن اشاعت اسلام ٹھٹھہ عالیہ براستہ جوکالیاں ضلع منڈی بہاؤالدین پاکستان

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ. (۲۷۶:۲)

اللہ تعالیٰ صدقات کو بڑھا کر "الربوا" کو مٹانا چاہتا ہے۔

سود کیا ہے؟

حرام اور حلال بینکاری کا فکری موازنہ کتاب وسنت کی نظر میں

مؤلف

عبدالکریم اثری

انجمن اشاعتِ اسلام (رجسٹرڈ) ٹھٹھہ عالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین

Mob: 0346-6286669 - 0301-6296850 - Ph:0546-593213

خواص کی طرف سے کیا گیا دعویٰ

"شریعت اسلامی نے ایسے قرض کو حرام قرار دیا ہے جس پر منافع پہلے سے طے کر لیا گیا ہو۔ خواہ قرض دینے اور لینے والا کوئی بھی ہو کیونکہ ایسے قرض کو کتاب اللہ، سنت رسول اللہ ﷺ اور اجماع امت تینوں نے حرام قرار دیا ہے۔" (ڈاکٹر یوسف القرضاوی)

﴿نوٹ﴾ بلاشبہ یہ دعویٰ موجودہ دنیائے اسلام کے خواص کا ترجمان ہے لیکن اس دعویٰ پر کوئی دلیل کتاب وسنت سے پیش نہیں کی جا سکتی۔

صرف اور صرف یہ کہا جا سکتا ہے کہ موجودہ دنیائے اسلام کی اکثریت اس کو صحیح سمجھتی ہے اور قرآنِ کریم کی زبان میں "وَاَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ. وَاَکْثَرُھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ. وَاَکْثَرُھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ." کہا گیا ہے۔

SPECIAL THANKS FOR

1 Abdul Aleem Tahir M.A-B,ED
2 Abdul Aleem Thair RA-F.T.J
3 Zulfqar Amad B.A
4 Raja Amjad Mehmood(Advocate)M.A
5 Malik Nadeem Sarwar M.A
6 Qadir Ahmad Waraich(Advocate)
7 Abdul Salam Shahid
8 Abdul Mannan Kaleem (FAZAL ARBI)
9 Mrs.Rasheeda Begum
10 Dr.Ubaida parveen M.A-B.ED
11 Dr.Sadia Batool M.A-M.ED
12 Dr. Farzana Kousar
(Dars-e-nazami Wafaq-ul-Madaras-us-safifia)
13 Rasheda Batool B.A-M.ED
14 Sumaira Jabeen B.A-M.ED
15 Uzma Mazhar B.A

ANJMAN ASHAT -E- ISLAM

Thatha Aliya Brasta Jokaliyain Mandi Bhawodin Pakistan

PRESS RELEASE

TWO DAYS ULAMA WORKSOP ON THE SUBJECT OF RIBA AND ISLAMIC BANKING

Council of Islamic Ideology organized a two day Ulama Workshop on the subject of "Riba and Islamic Banking", in which renowned Ulamas from all shades and Schools of Thought participated. The object of the workshop is to identify all the theoretical and practical issues and then the organization of a follow up conference to evolve a consensus of Ulamas on this issue. The issues like the definition of Riba, Interest, reservations of economists and banking experts, and the identification of those agreements and institutions which use and employee Riba were discussed. Mufti Abdul Majeed Din Puri, Maulana Zahid-ur-Rashdi, Maulana Ahmad Ali Siddique, Professor Dr. Shakil Auj, Mufit Bilal, Maulana Shabbir Hussain Lakhani, Mufti Zahid Athri, **Abdul Karim Asri (Abdul Kareem Asri)**, Dr. Muhammad Farooq Khan, Hafiz Zulfiqar Ali, Mufti ghulam Qadir, Iftikhar-ul-Hassan mian, Qazi Abdul Muqtadir, Maulana Raghib Naeemi, Allama Hafiz Riaz Hussain, Munir Ahmad, Dr. Hussnul Amin and Members of the Council Dr. Mohsin Muzaffar Naqvi, Maulana Abdullah Khilji, Maulana Muahmmad Kahn Shirani, Maulana Abdul Fateh Muhammad Yousaf, Maulana Saeed Ahmad Gujrati, Dr. Rashid Ahmed Jalandhri and Dr. Sabiha Qadri and others participated in the conference.

In his inaugural address Chairman, Council of Islamic ideology, Dr. Muhammad Khalid Masud said that under its efforts to harmonize the economic laws of the country in accordance with the Quran and Sunnah, the Council has published report on Interest Free Banking in 1980, report on Islamic System of Insurance in June, 1992 and report: Islam and Current Economic Issues in June, 2007 and once again the Council is providing a platform to Ulamas and intellectuals by organizing this two day workshop to review the intellectual and practical progress regarding Riba and interest.

In the second session ulama discussed the issue of Riba and Objectives of Sharia in this regard. Dr. Farooq Khan said that the real cause of prohibition of Riba is injustice, exploitation and the social unevenness on the basis of wealth. Dr. Mohsin Muzaffar Naqvi described in detail the opinion of Ibn Aashoor on Riba and Objectives of Shariah. Maulana Syed Hussain Lakhani said that while understanding the interest based system we need to understand the importance, nature and value of currency notes and in this regard the buying power should also be brought under consideration. Maulana Raghib Naeemi said that in the modern period the fluctuation in the value of currency needs more discussion.

Dr. Shakeel Auj said that in the Quran where the word Riba is used, there the words Zakat and Sadaqah have also appeared in contrast, which indicates that specific form of Riba is prohibited which is based on injustice and exploitation. Mufti Bilal said that interest has been declared as prohibited and trade as permissible in the Quran, therefore, the basis of the Islamic Banking is trade.

On the second day of the workshop the Ulama and experts had discussion on Shariah agreements as a mode of finance used in Islamic banking and the laws requiring amendments for the removal of Riba. The representative of Al-Meezan Bank, Mr. Ahmed Ali Siddiqui said that in more than 60 countries institutions of modern Islamic banking are working whose positive effects have started to appear.

Moreover, the agreements applied in these banks are based on the Islamic principles of Mudarba, Musharka, Murabha. Mufti Abdul Majeed Dinpuri said that the Council should review the objections raised in the review petitions remanded to FST by the Shariah Apellate Bench of the Supreme Court. Moulana Shabbir Lakhani said that the banks should provide its agreements and other instruments to depositors and clients in Urdu language. Prof. Dr. Shakil Auj said Musharka, Murabha and Mudaraba agreements need to be discussed again in the light of Quran and Sunnah. Mufti Zahid said that the issue of implementation of the instruments and agreements of Islamic Bank relates to Audit, therefore, audit should be transparent.

Mr. Atiquzzafar said tat mutual consent of the parties to the agreement is an integral element in Islam, therefore the terms and conditions should be clearly provided to the investors by the Islamic banks.

It was recommended that the investors should be told by the Islamic banks that under which Shairah agreement their money is being invested. It was also proposed that the banking personnel should formally be trained in Islamic banking. It was also stressed that rules of running business taught by Islam should be included in the curriculum and government should launch Islamic takaful institutions.

Maulana Muhammad Khan Shirani, the chief guest of the final session said that it was heartening to see the Ulamas of all schools of thought sitting together and hearing each other to solve the issue of Riba. He also stressed that distinction between Bai and trade should also be discussed and he said that it was necessary to work in the milieu of mutual understanding.

The Chairman Council of Islamic Ideology, Dr. Muhammad Khalid Masud bestowed shields to the speakers and discussants.

(Syed Nasir Raza Zaidi)

Director General (Research)

Riba And Its Implications

By: Dr. M. Umer Chapra, Research Adviser

Islamic Research And Training Institute

Islamic Development Bank, Jeddah.

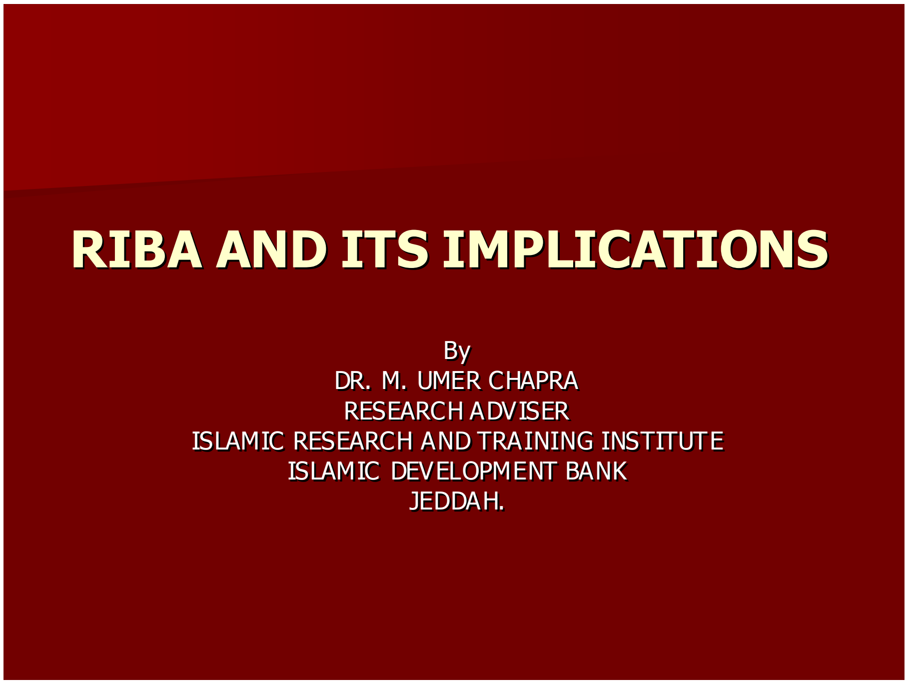

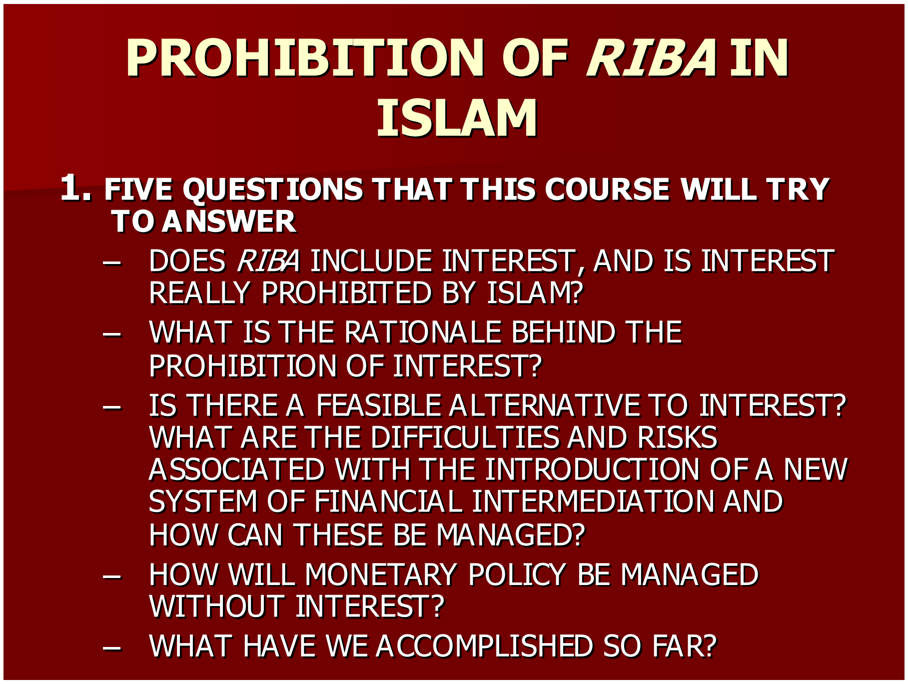

2. THE PRIMARY OBJECTIVE OF ISLAM IN THIS WORLD

- THE OBJECTIVE IS DETERMINED BY THE WORLDVIEW
- THE WORLDVIEW OF ISLAM
- THE PRIMARY OBJECTIVE OF ISLAM: TO BE A BLESSING FOR MANKIND BY ENSURING THE WELL-BEING OF ALL HUMAN BEINGS.

وما أرسلناك إلا رحمة للعالمين (الأنبياء: 107)

حي على الفلاح

- ALL THE SOCIAL, ECONOMIC AND POLITICAL SYSTEMS OF A SOCIETY NEED TO BE ORGANIZED IN SUCH A WAY THAT THE WELL-BEING OF ALL IS ENSURED, THE FINANCIAL SYSTEM CANNOT BE AN EXCEPTION.

3. HOW TO ENSURE THE WELL-BEING OF ALL?

- **THERE ARE A NUMBER OF WAYS OF ENSURING WELL-BEING.**
- **THE MOST IMPORT OF THESE IT JUSTICE**
- **THE PLACE OF JUSTICE IN ISLAM**

القرآن

ولقد أرسلنا رسلنا بالبينات وأنزلنا معهم الكتاب والميزان ليقوم الناس بالقسط (الحديد: 25)

اعدلوا هو اقرب للتقوى (المائده:8)

حديث

اتقوا الظلم فإن الظلم ظلمات يوم القيامة

ابن خلدون

ان الظلم مخرب للعمران

- **THE WORLDVIEW OF THE WESTERN WORLD LEADS TO THE EMPHASIS ON LIBERTY AND FREEDOM: WHY?**
- **THE WORLDVIEW OF ISLAM LEADS TO THE EMPHASIS ON JUSTICE: WHY?**
- **THE EMPHASIS ON JUSTICE DOES NOT REDUCE THE IMPORTANCE OF FREEDOM. IT IS ALSO INDISPENSABLE**

4. IS INTEREST REALLY PROHIBITED IN ISLAM?

A. AL-QUR'AN:

FOUR REVELATIONS HAVE PROHIBITED *RIBA:*

i. *SURAH AL-RUM* (30:39)

ii. *SURAH AL-NISA'* (4:161)

iii. *SURAH AL-'IMRAN* (3:130-2)

iv. *SURAH AL-BAQARAH* (2:1275-281)

5. AL-QUR'AN

(الذين يأكلون الربا لا يقومون إلا كما يقوم الذي يتخبطه الشيطان من المس، ذلك بأنهم قالوا إنما البيع مثل الربا وأحل الله البيع وحرم الربا) (البقرة: 275)

"THOSE WHO BENEFIT FROM INTEREST SHALL BE RAISED ON THE DAY OF JUDGMENT LIKE THOSE WHO HAVE BEEN DRIVEN TO MADNESS BY THE TOUCH OF THE DEVIL; THIS IS BECAUSE THEY SAY: "TRADE IS LIKE INTEREST", WHILE GOD HAS PERMITTED TRADE AND FORBIDDEN INTEREST: (2:275).

(يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله وذروا ما بقى من الربا إن كنتم مؤمنين، فإن لم تفعلوا فاذنوا بحرب من الله ورسوله وإن تبتم فلكم رؤوس أموالكم لا تظلمون ولا تظلمون) (البقرة: 278و 279)

O BELIEVERS! FEAR GOD, AND GIVE UP THE INTEREST THAT REMAINS OUTSTANDING, IF YOU ARE BELIEVERS (2:278).

IF YOU DO NOT DO SO, THEN BE AWARE OF BEING AT WAR WITH GOD AND HIS MESSENGER. BUT IF YOU REPENT, YOU CAN HAVE YOUR PRINCIPAL. NEITHER SHOULD YOU COMMIT INJUSTICE, NOR SHOULD YOU BE SUBJECTED TO IT. (2:279).

6. *HADITH*

وعن جابر رضي الله تعالي عنه قال:قالرسول الله صلي الله عليه وسلم لعن رسول الله صلي الله عليه وسلم آكل الربا و موكله وكاتبه و شاهديه،و قال وهم سواء(رواه مسلم والترمذي واحمد في مسنده)

THE PROPHET, PEACE AND BLESSINGS OF GOD BE ON HIM, CURSED THE RECEIVER AND THE PAYER OF INTEREST, THE ONE WHO RECORDS THE TRANSACTION, AND THE TWO WITNESSES, AND SAID: "THEY ARE ALL ALIKE [IN GUILT]. (REPORTED BY MUSLIM FROM JABIR; ALSO TIRMIDHI AND *MUSNAD AHMAD*).

وعن عبدالله بن حنظلة، غسيل الملائكة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : (درهم ربا يأكله الرجل وهو يعلم، أشد من ستة وثلاثين زنية) رواه أحمد ودار قطني

THE PROPHET, PEACE AND BLESSINGS OF GOD BE ON HIM, SAID: "A DIRHAM OF *RIBA* WHICH A PERSON RECEIVES KNOWINGLY IS WORSE THAN COMMITTING ADULTERY THIRTY-SIX TIMES (REPORTED BY AHMAD AND DARAQUTNI FROM ABDALLAH IBN HANZALAH).

وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (ليأتينعلى الناس زمان لا يبقى أحد إلا أكل الربا فإن لم ياكله أصابه من غباره)رواه أحمد وأبو داود والنسائي وابن ماجه

THE PROPHET, PEACE AND BLESSINGS OF GOD BE ON HIM, SAID: "THERE WILL COME A TIME FOR MANKIND WHEN EVERYONE WILL TAKE *RIBA*, AND IF HE DOES NOT DO SO, ITS DUST WILL REACH HIM. (REPORTED BY ABU DAWUD AND IBN MAJAH FROM ABU HURAYRAH).

The two of them (the bank & customer) are accustomed to exchanging such favours mutually.

7. WHAT IS *RIBA*?

- LITERARY MEANING OR EXPANSION
- INCREASE OR ADDITION الزياذه اوالاضافة) AND GROWTH OR EXPANSION النمو او النماء)
  - TECHNICAL MEANING
    A PREDETERMINED INCREASE AS A CONDITION FOR THE LOAN, IRRESPECTIVE OF WHETHER THE INCREMENT IS SMALL OR BIG.

- عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال: قالرسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أقرض أحدكم قرضاً فأهدى إلية طبقاً فلا يقبلها، أو حمله على دابة فلايركبها إلا أن يكون جرى بينه وبينه قبل ذلك (رواه البيهقي في سننه)

WHEN ANY ONE OF YOU GRANTS A LOAN AND THE BORROWER OFFERS HIM A DISH [OF FOOD], HE SHOULD NOT ACCEPTED IT; AND IF HE OFFERS HIM A RISE ON AN ANIMAL, HE SHOULD NOT RIDE, UNLESS THE TWO OF THEM ARE ACCUSTOMED TO EXCHANGING SUCH FAVOURS MUTUALLY (REPORTED BY AL-BAYHAQI IN HIS *SUNAN* FROM ANAS IBN MALIK)

Unless the two of them (the bank & customer) are accustomed to exchanging such favours mutually.

8. ISLAM IS NOT ALONE IN CONDEMNING INTEREST

- HINDUISM
- JUDAISM
- CHRISTIANITY
- A NUMBER OF PHILOSOPHERS AND SCHOLARS

“There is no riba except in nasi’ah”, Increase or decrease on capital amount and time value is not defined here.

9. *RIBA* AL-NASI’AH

عن أسامة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (لا ربا إلا في النسيئة) رواه البخاري في صحيحه

“THERE IS NO *RIBA* EXCEPT IN *NASI’AH*” (REPORTED BY AL-BUKHARI FROM USAMAH IBN ZAYD)

عن فضالة بن عبيد، صاحب النبي صلى الله عليه وسلم، أنه قال: كل قرض جر منفعة فهو وجه من وجوه الربا) موقوف، سنن البيهقي

“THE BENEFIT DERIVED FORM ANY LOAN IS ONE OF THE DIFFERENT ASPECTS OF *RIBA*” (REPORTED BY AL-BUYHAQI FROM FADALAH IBN ‘UHAYD(. THIS HADITH IS *MAWQUF,* IMPLYING THAT IT IS NOT NECESSARILY FROM THE PROPHET; IT COULD BE AN EXPLANATION PROVIDED BY FADALAH, A COMPANION OF THE PROPHET, PEACE AND BLESSINGS OF GOD BE ON HIM.

“The benefit derived form any loan is one of the different aspects of *riba*”.

This hadith is *mawquf,* implying that it is not necessarily from the prophet; it could be an explanation provided by fadalah, a companion of the prophet, peace and blessings of god be on him.

10. *RIBA AL-FADL*

وعن أبي أمامة رضي الله عنه عن النبي صلي الله عليه وسلم قال:{من شفع لأخيه شفاعة،فأهدي له هدية،فقبلها،فقد أتي باباً عظيماً من أبواب الربا}رواه أحمد وأبو داود،وفي إسناده مقال من كتاب بلوغ المرام كتاب البيوع،باب الربا ص172 رقم861

FROM ABŪ UMAMAH: THE PROPHET, PEACE BE ON HIM, SAID: “WHOEVER MAKES A RECOMMENDATION FOR HIS BROTHER AND ACCEPTS A GIFT OFFERED BY HIM HAS ENTERED *RIBĀ* THROUGH ONE OF ITS LARGE GATES.” *(BUIŪGH AL-MARĀM, KITĀB AL-BUYŪ‘, BĀB AL-RIBĀ,* REPORTED ON THE AUTHORITY OF AHMAD AND ABŪ DĀWŪD)

عن أنس عن جابر عن النبي صلي الله علي وسلم قال:{غبن المسترسل ربا}،كنز العمال ج4 ،ص45 رقم398 كتاب البيوع،الباب الثاني،الفصل الثاني،رواه البيهقي والسيوطي في الجامع الصغير،كلمة غبن

FROM ANAS IBN MĀLIK: THE PROPHET, PEACE BE ON HIM, SAID: “DECEIVING A *MUSTARSAL* [AN UNKNOWING ENTRANT INTO THE MARKET] IS *RIBĀ*. *(SUYŪTI, AL-JĀMI‘ AL-SAGHĪR,* UNDER THE WORD *GHABN;* KANZ AL-‘UMMĀL, *KITĀB AL-BUYŪ‘, AL-BĀB AL-THĀNĪ, AL-FASL AL-THĀNĪ,* ON THE AUTHORITY OF *SUNAN AL- BAYHAQĪ)*

عن عبد الله بن أبي أوفي عن النبي صلي الله عليه وسلم،قال:{الناجش آكل ربا ملعون}كنز العمال ج4،ص42 رقم395 (طب) ،ابن حجر العسقلاني في فتح الباري،كتاب البيوع،باب النجش ؛ والسيوطي في الجامع الصغير،كلمة الناجش ؛ وكنز العمال؛ والطبراني في الكبير

FROM ‘ABDALLAH IBN ABĪ AWFĀ: THE PROPHET, PEACE BE ON HIM, SAID: “A *NĀJISH* [ONE WHO SERVES AS AN AGENT TO BID UP THE PRICE IN AN AUCTION] IS A CURSED TAKER OF *RIBĀ*.” (CITED BY IBN HAJAR AL-‘ASQALĀNĪ IN HIS COMMENTARY ON AL- BUKHĀRĪ CALLED *FATH AL-BĀRĪ, KITĀB AL-BUYŪ‘, BĀB AL-NAJSH;* ALSO IN *SUYŪTI, AL-JĀMI‘ AL- SAGHĪR,* UNDER THE WORD *AL-NĀJISH* AND KANZ AL--‘UMMĀL, *OP. CIT.,* BOTH ON THE AUTHORITY OF TABARĀNĪ’S *AL-KABĪR)*

وعن عبادة بن الصامت، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: [لا تبيعوا الذهب بالذهب، والفضة بالفضة، والبُر بالبُر، والشعير بالشعير، والتمر بالتمر، والملح بالملح، مثلاً بمثل، سواء بسواء، يداً بيد، فإذا اختلفت هذه الأصناف، فبيعوا كيف شئتم إذا كان يداً بيد]. رواه مسلم . ج3، ص 1211، رقم81، كتاب المساقاة ، باب الصرف وبيع الذهب بالورق نقداً؛ ورواه الترمذي.

FROM ‘UBĀDAH IBN AL-SĀMIT: THE PROPHET, PEACE BE ON HIM, SAID: “GOLD FOR GOLD, SILVER FOR SILVER, WHEAT FOR WHEAT, BARLEY FOR BARLEY, DATES FOR DATES, AND SALT FOR SALT - LIKE FOR LIKE, EQUAL FOR EQUAL, AND HAND-TO-HAND; IF THE COMMODITIES DIFFER, THEN YOU MAY SELL AS YOU WISH, PROVIDED THAT THE EXCHANGE IS HAND-TO-HAND.” (MUSLIM, *KITĀB AL-MUSĀQĀT, BĀB AL-SARFI WA BAY‘I AL-DHAHABI BI AL-WARAQI NAQDAN;* ALSO IN TIRMIDHĪ